تحفظِ ختمِ نبوّت

خواتین کا کِردار اور اُن کی ذمّہ داریاں

ایک فکر انگیز تحریر جس کی روشنی میں خواتین اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو کر روزِ محشر حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور امہات المومنینؓ کے خصوصی قرب کی مستحق ہو سکتی ہیں۔

محمد متین خالد

تحفظِ ختمِ نبوّت

خواتین کا کِردار اور
اُن کی ذمّہ داریاں

ایک فکر انگیز تحریر جس کی روشنی میں خواتین اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو کر روزِ محشر حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت اور امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے خصوصی قرب کی مستحق ہو سکتی ہیں۔

محمد متین خالد

دفاعِ ختمِ نبوت کونسل خط و کتابت کورس، پی او باکس نمبر 81جی۔پی۔او، دی مال لاہور پاکستان

زیرِ سرپرستی

جسٹس (ر) میاں نذیر اختر (دو مواقع پر بطور قائم مقام چیف جسٹس فرائض سرانجام دیے) (سابق ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان)

ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی (پاکستان ایڈمنسٹریٹو سروس، پی ایچ ڈی (فقہ) سابق کمشنر سیکرٹری (ریٹائرڈ)

Cell: 0333-4432090, 0331-4421965, 0322-4356986, 0321-3178878

www.difaekhatmenabowat.com

2

انتساب!

تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر بے لوث، گرانقدر، بے پایاں اور قابل رشک خدمات انجام دینے والی عفت مآب مجاہدات ختم نبوت محترمہ اقرا انور علی صاحبہ (کراچی)، محترمہ ام ابوبکر صاحبہ (کراچی) محترمہ زیتون ولی صاحبہ (چشتیاں)، محترمہ بنت محمد حنیف صاحبہ (لودھراں)، محترمہ صالحین شیروانی صاحبہ (حیدرآباد)، محترمہ بنت صدیق صاحبہ (کراچی)، محترمہ اقرا عبدالرحمٰن صاحبہ (حیدرآباد) محترمہ صفورہ امیر زمان صاحبہ (کراچی)، محترمہ پاکیزہ بی بی صاحبہ (حسن ابدال)، محترمہ ام معاذ صاحبہ (جہلم)، محترمہ سلمٰی بنت یار محمد صاحبہ (حیدرآباد)، محترمہ ماریہ شارق علی صاحبہ (حیدرآباد) محترمہ اہلیہ قاری محمد سلیم صاحبہ (لاہور) اور محترمہ عائشہ حسین صاحبہ (کمالیہ)

کے نام

جن کے بے پایاں اخلاص، جذبہ ایثار اور جانگسل کاوشوں کے نتیجہ میں فتنہ قادیانیت اپنے منطقی انجام کی طرف بڑھ رہا ہے۔

اے ماؤ، بہنو، بیٹیو! دنیا کی عزت تم سے ہے
ملکوں کی بستی ہو تمہی، قوموں کی عزت تم سے ہے
نیکی کی تم تصویر ہو، عفت کی تم تدبیر ہو
ہو دین کی تم پاسبان، ایمان سلامت تم سے ہے

ایمانیات میں عقیدۂ ختم نبوت سب سے افضل ہے۔ یہی وہ ستون ہے جس پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ یہ اسلام کی چوٹی اور کوہان ہے۔ اس عقیدہ سے ذرا سی بھی روگردانی اپنے آپ کو ہلاکت اور تباہی میں ڈالنا ہے۔ اسلام میں عقیدۂ ختم نبوت کو وہی مقام حاصل ہے جو انسانی جسم میں سر کو حاصل ہے۔ اگر سر کو جسم سے جدا کر دیا جائے تو سارا جسم بے حس و بے حرکت اور بے جان ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان (مرد و عورت) کی فطرت میں نجانے کیا عجیب و غریب خاصیت ودیعت فرمائی ہے کہ وہ اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے جان کی بازی لگا دینے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ محبت رسول ﷺ میں غرقاب، وہ منکرین ختم نبوت کی سرکوبی کے لیے ہر دم بے تاب و بے قرار رہتا ہے۔ دراصل تحفظ ختم نبوت کا کام دنیا و آخرت کی رفعتیں، عزتیں، کامیابیاں اور کامرانیاں سمیٹنے کا بہترین راستہ ہے، اس لیے اسے اہم ترین عبادت کا درجہ حاصل ہے۔ موجودہ حالات میں امت مسلمہ، منکرین ختم نبوت قادیانیوں کی براہ راست یلغار کا شکار ہے۔ مسلمانوں کو ہمہ تن متوجہ ہونا چاہیے کہ ان کی توانائیاں فتنہ قادیانیت کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے کس حد تک کام آ رہی ہیں، یوں بھی ملک و ملت کے خلاف ان کی سازشوں کا مقابلہ ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

تحفظِ ختم نبوت کی ذمہ داری انتہائی خوش بختی اور سعادت مندی کی علامت ہے۔ ہر کس و ناکس کو یہ منصب تفویض نہیں ہوتا بلکہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لیے قدرتِ حق صرف اُن خوش نصیبوں کا انتخاب کرتی ہے جن پر وہ اپنی رحمتوں اور برکتوں کے دروازے وا کرنا چاہتی ہے۔ بلاشبہ عقیدۂ ختم نبوت ہر مسلمان مرد و عورت کا سرمایۂ افتخار جبکہ اس سے ذرا سی بے اعتنائی بھی ایمان کا اثاثہ ضائع کرنے کا موجب ہے۔

دین اسلام کی سربلندی کے لیے اگر حضرات صحابہ کرامؓ نے دادِ شجاعت دیتے ہوئے خود کو گھمسان کے رن میں اُتارا تو خواتین اسلام بھی کسی طرح مردوں سے پیچھے

نہ رہیں۔ معرکہ احد کو دیکھ لیجیے کہ اگر ایک طرف سیدنا طلحہؓ، سیدنا سعدؓ اور سیدنا حمزہؓ وغیرہ تحفظ رسالت مآب ﷺ کے لیے شمشیرزن ہیں تو دوسری طرف سیدہ امی عائشہؓ، سیدہ اُم سلمہؓ، سیدہ اُم عطیہؓ اور سیدہ ام عمارہؓ بھی شمشیرزن ہیں۔ جب سیف وسنان میں خواتینِ اسلام مردوں سے پیچھے نہیں تو پھر تحفظ ختم نبوت کی تبلیغ و تعلیم اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں کیونکر پیچھے رہ سکتی ہیں۔ تاریخِ اسلام سے واقف کوئی شخص بھی اس حقیقت کا انکار نہیں کر سکتا کہ خواتینِ اسلام نے بھی ہمیشہ مرد حضرات کے شانہ بشانہ میدان عمل میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔ تاریخ کے اوراق اس بات پر شاہد ہیں کہ اشاعت وترویج اسلام سے لے کر دفاع وتحفظ دین کا کوئی گوشہ اور مرحلہ ایسا نہیں جس میں خواتین اسلام نے اپنا حصہ نہ ڈالا ہو، پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ تحفظ ختم نبوت کے معرکہ میں خواتین اسلام پیچھے رہتیں۔

جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے کہ دین مبین پھیلانے اور پرچم اسلام کو سربلند کرنے میں صرف مجاہد مردوں کا ہی نہیں، بلند ہمت خواتین کا بھی بڑا حصہ ہے۔ ابوجہل کی کنیز حضرت سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا تو ابوجہل کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ ایک آزاد آدمی کا اسلام قبول کرنا موت کو دعوت دینے کے مترادف تھا، چہ جائیکہ ایک کنیز دین اسلام قبول کرتی۔ ابوجہل نے فرعونیت بھرے لہجہ میں حضرت سمیہؓ کو کہا کہ ''باز آ، اس دین سے لوٹ آ جو تو نے قبول کیا ہے ورنہ اپنا حشر دیکھنے کے لیے تیار ہو جا۔'' اس مجاہدہ نے ابوجہل کو اپنی ایمانی سرشاری میں ٹکا سا جواب دیتے ہوئے کہا: ''میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتی۔'' اس پر ابوجہل طیش میں آ گیا اور اس نے حضرت سمیہؓ کو اتنے کوڑے مارے کہ ان کا سارا جسم زخموں سے چھلنی ہو گیا اور ان میں ہلنے جلنے کی سکت نہ رہی۔ جب ابوجہل اپنی کنیز کے ایمان کو بدلنے میں ناکام ہو گیا تو اس نے اسے قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ایک دن حضرت سمیہؓ کو خانہ کعبہ کے سامنے لے آیا اور جب اہلِ مکہ وہاں جمع ہو گئے تو ابوجہل نے اتمام حجت کے طور پر حضرت سمیہؓ سے پھر پوچھا: ''کیا اب بھی تو محمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے دین کو چھوڑنے پر تیار نہیں ہے؟'' حضرت سمیہؓ نے جواب دیا: ''جی ہاں! میں حضرت محمد رسول

اللہ ﷺ کے سچے دین کو ہرگز نہیں چھوڑوں گی۔'' ابوجہل نے کہا پھر میں تجھے یہیں اور اسی وقت موت کے گھاٹ اتار دوں گا۔ اس کے بعد ابوجہل نے اہلِ مکہ کے سامنے اپنا نیزہ اتنی قوت سے حضرت سمیہؓ کے سینے میں گھونپ دیا کہ نیزے کا سرا حضرت سمیہؓ کی پیٹھ سے باہر نکل آیا۔ اس طرح حضرت سمیہؓ نے نہایت اذیت ناک حالت میں جام شہادت نوش کیا۔ اے صبر و رضا کی پیکر حضرت سمیہؓ! تیری عظمت پہ قربان جائیں کہ تو نے مسلمانوں کو ایسا درسِ استقامت دیا کہ دنیا قیامت تک تجھے یاد رکھے گی۔ تاریخِ عزیمت و دعوت میں لازوال کردار ادا کرنے والی عظیم خواتین کی روایات کو زندہ رکھنے والی میری پیاری بہنو، بیٹیو! یاد رکھیے، دین اسلام ہم تک آسانی سے نہیں پہنچا۔ اس کے لیے بڑی بڑی قربانیاں دی گئی ہیں۔ میری بہنو سوچیے! کیا ہم اسلام کی خاطر ایسی لازوال قربانی کا عشرِعشیر بھی ادا کرنے کے لیے تیار ہیں؟

حضور نبی کریم ﷺ کی ظاہری حیات پاک میں ایک بدبخت شخص اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس نے سیدنا شہر بن باذرم کو ناحق قتل کر کے اس کی بیوہ زاد سے زبردستی شادی کر لی جو نہایت نیک اور متقی خاتون تھی۔ آپ ﷺ نے حضرت فیروز دیلمیؓ کو اسود عنسی کے قتل کا حکم فرمایا۔ سیدنا حضرت فیروز دیلمیؓ نے نہایت حکمت، دانائی اور منصوبہ بندی سے کئی جانگسل اور سنسنی خیز مرحلوں کے بعد اسے جہنم واصل کیا۔ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے اس پورے معرکہ میں اصل کردار سیدہ زادؓ کا ہے جس نے اپنے ایمان و عقیدہ کی سلامتی میں حضور نبی کریم ﷺ سے عہد محبت و وفا نبھاتے ہوئے مردانہ وار شجاعت و حکمت کا مظاہرہ کیا اور یوں انہوں نے تحریک ختم نبوت کی پہلی مجاہدہ خاتون کا اعزاز پایا۔ آپؓ نے اسود عنسی کی طرف سے حاصل شدہ تمام مراعات کو پایہ حقارت سے ٹھکرا کر اس جھوٹے مدعی نبوت کو واصل جہنم کروا کر خود کو شفاعت پیغمبر اعظم ﷺ کا حقدار بنایا اور اپنے خاوند سے ہر قسم کے رشتہ و ناتا کو اپنے آقا حضور سرور کائنات ﷺ سے نسبت ایمان اور عہد محبت و وفا پر نچھاور کر کے عظمت کردار کی وہ تابندہ روایت قائم کی جو قیامت تک خواتین ہی نہیں، اہل ایمان مرد حضرات کے لیے بھی مشعل راہ ہے۔

تاریخ تحفظ ختم نبوت کا ایک اور روشن کردار حضرت سیدہ اُمِ عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے جن کا نام نسیبہؓ تھا۔ حضور سرورِ کونین ﷺ سے غایت درجہ کی عقیدت و محبت رکھتی تھیں۔ حضور ﷺ بھی اُن بڑی شفقت فرماتے تھے۔ جنگ اُحد میں ام عمارہؓ اپنے شوہر حضرت زید بن عاصمؓ اور اپنے دو بیٹوں عمارؓ اور عبداللہؓ کے ہمراہ جنگ میں شریک ہوئیں۔ جب کفار حضور نبی کریم ﷺ پر حملہ آور ہوئے تو یہ نبی ﷺ کے قریب آ کر حملہ روکنے والے صحابہؓ میں شامل ہو گئیں۔ ابن قمیہ ملعون نے نبی ﷺ پر تلوار کا وار کرنا چاہا تو انھوں نے اس کو اپنے کندھوں پر روکا جس سے بہت گہرا زخم آیا۔ ام عمارہؓ نے پلٹ کر ابن قمیہ ملعون پر بھرپور وار کیا۔ قریب تھا کہ وہ دو ٹکڑے ہو جاتا مگر اس نے دو زرہ پہن رکھی تھیں لہٰذا بچ نکلا۔ ام عمارہؓ کے سر اور جسم پر تیرہ زخم لگے۔ ان کے بیٹے عبداللہؓ کو ایک ایسا زخم لگا کہ خون بند نہیں ہوتا تھا۔ ام عمارہؓ نے اپنا کپڑا پھاڑ کر زخم کو باندھا اور کہا بیٹا! اٹھو اور اپنے نبی ﷺ کی حفاظت کرو۔ اتنے میں وہ کافر جس نے ان کو زخم لگایا تھا پھر قریب آیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا، ام عمارہؓ! تیرے بیٹے کو زخمی کرنے والا یہی کافر ہے۔ ام عمارہؓ نے جھپٹ کر اس کافر کی ٹانگ پر تلوار کا ایسا وار کیا کہ وہ گر پڑا۔ پھر وہ چل نہ سکا اور سر کے بل گھسٹتے ہوئے بھاگا۔ نبی کریم ﷺ نے سیدہ ام عمارہؓ کی بہادری کا یہ منظر دیکھا تو مسکرا کر فرمایا، ''ام عمارہؓ! تم نے بدلہ لے لیا، خدا کا شکر ہے جس نے تمھیں کامیاب کیا''۔ آپ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا: ''آج نسیبہ نے اپنے کارناموں سے جو مقام پایا اور نام کمایا، وہ فلاں فلاں مرد سے بھی بلند تر ہے۔'' حضرت ام عمارہؓ نے اس موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے اپنے دل کی خواہش ظاہر کی کہ اے اللہ کے پیارے رسول ﷺ! آپ دعا فرمائیں کہ ہم لوگوں کو جنت میں آپ کی خدمت گزاری کا موقع مل جائے۔ نبی رحمت ﷺ نے اسی وقت ان کے لیے، ان کے شوہر اور دونوں بیٹوں کے لیے دعا کی کہ **اللھم اجعلھم رفقائی فی الجنۃ** (اے اللہ! ان سب کو جنت میں میرا رفیق بنا دے۔) حضرت ام عمارہؓ زندگی بھر یہ بات علی الاعلان کرتی تھیں کہ نبی ﷺ کی اس دعا کے بعد میرے لیے دنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت بھی کوئی حیثیت

نہیں رکھتی۔ حضور نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے، احد کے دن میں دائیں بائیں جدھر نظر ڈالتا تھا، ام عمارہؓ ہی لڑتی نظر آتی تھیں۔

حضرت اُمِّ عمارہؓ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ انہوں نے جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ میں بھی اپنی روایتی بہادری سے حصہ لیا۔ اُمِّ عمارہؓ شروع ہی سے مسیلمہ کذاب کی تاک میں تھیں۔ سپہ سالار خالدؓ بن ولید خود بھی اسی تاک میں تھے۔ جب لڑائی باغ کے اندر داخل ہوئی تو اُمِّ عمارہؓ زخم پر زخم لگاتیں اور کھاتیں، کذاب کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہوگئیں۔ اس کوشش میں انھیں گیارہ زخم آئے اور ایک ہاتھ بھی کلائی سے کٹ گیا مگر خاتونِؓ اُحد نے ہمت نہ ہاری۔ اب کفار نے باغ میں پناہ نہ دیکھ کر قلعے کا رخ کیا اور باغ سے نکلنے لگے۔ اسی اثنا میں مسیلمہ بھی لباس تبدیل کر کے قلعے سے فرار ہونے لگا لیکن ایک انصاری مسلمان نے دُور سے پہچان کر حضرت وحشی بن حربؓ کو جو مشہور حربہ باز تھے اور دروازے پر کھڑے تھے، آگاہ کیا۔ حضرت وحشی بن حربؓ کی نگاہ جب مسیلمہ کذاب پر پڑتی ہے تو آپ، حضرت اُمّ عمارہؓ اور ان کے بیٹے حضرت عبداللہؓ تینوں مسیلمہ کذاب کی طرف بڑھتے ہیں اور بیک وقت حملہ کرتے ہیں۔ حضرت وحشیؓ کا نیزہ مسیلمہ کے پیٹ پر لگتا ہوا پار ہو جاتا ہے۔ حضرت اُم عمارہؓ کی تلوار مسیلمہ کذاب کے سر پر اور حضرت عبداللہؓ کا وار اُس کے کندھے پر پڑتا ہے اور مسیلمہ کذاب جہنم واصل ہو جاتا ہے۔

لکھتا ہوں خونِ دل سے یہ الفاظ احمریں ...... بعد از رسول ہاشمی ﷺ کوئی نبی نہیں

اس جنگ میں حضرت ام عمارہؓ کا کردار نہایت قابل فخر رہا۔ انہوں نے تحفظ ختم نبوت کی اس جنگ میں بذات خود حصہ لیا اور قسم کھا رکھی تھی کہ جب تک مسیلمہ کذاب قتل نہیں ہو جاتا، ہتھیار نہیں رکھوں گی۔ اللہ کے فضل سے آپؓ کی قسم پوری ہوئی، مسیلمہ جہنم واصل ہوا اور آپؓ مدینہ واپس ہوئیں۔ آپ کے جسم پر تلوار اور نیزوں کے بارہ زخم تھے۔ یہ سب کے سب اس مجاہدہ صحابیہؓ کے لیے تمغائے شرف تھے جس نے دنیا بھر کی مسلمان خواتین کے لیے تحفظ ختم نبوت سے متعلق بہترین مثال پیش کی۔ انہوں نے اس کی خاطر

ایسی مشکلات اور صعوبتیں برداشت کیں جو عام طور پر عورت ذات کے بس کی بات نہیں۔ اس جنگ میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ عنہا کا ایک ہاتھ کلائی سے کٹ گیا تھا۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کٹ جانے والے اس ہاتھ کا اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت ام عمارہؓ کو یہ انعام دیا کہ جب بھی مدینہ طیبہ میں کوئی بیمار ہوتا تو حضرت ام عمارہؓ اپنا کٹا ہوا ہاتھ بیمار خواتین اور بچوں پر پھیرتیں تو وہ صحت یاب ہو جاتے۔ (سبحان اللہ)

حضور خاتم النبیین ﷺ سے بے پایاں عقیدت و محبت کی کیفیات سے لبریز یہ واقعہ ملاحظہ کیجیے، آپ اپنے اندر ایک ایمانی حرارت محسوس فرمائیں گی۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف فرما ہوئے تو ایک خاتون حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کیا: ''یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! یہ میرا فرزند انسؓ ہے۔ میری دلی تمنا ہے کہ یہ آپ ﷺ کی خدمت میں رہے۔ قبول فرمائیں اور اس کے لیے دعا کریں''۔ یہ نوجوان مشہور صحابی حضرت انسؓ بن مالک تھے اور خاتون ان کی والدہ اُمِّ سلیمؓ تھیں، جو عظیم المرتبت صحابیاتؓ میں شمار ہوتی ہیں۔ بیعت عقبہ اُولیٰ کے بعد مشرف بہ اسلام ہوئیں۔ غزوہ اُحد میں اُن کے شوہر ابوطلحہؓ آخر تک حضور ﷺ کی حفاظت میں سینہ سپر رہے اور اُمِّ سلیمؓ حضرت عائشہؓ کے ساتھ میدان جنگ میں زخمیوں کو پانی پلاتی رہیں۔ غزوہ حنین میں بھی دونوں میاں بیوی جوش و جذبہ کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ نے اُمِّ سلیم کو خنجر بکف دیکھا تو پوچھا: خنجر کو کیا کرو گی؟ انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ کا کوئی گستاخ قریب آیا تو اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ اس پر حضور ﷺ نے تبسم فرمایا۔ سوچنا چاہیے! کیا ہماری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں میں آج یہ ایمانی جذبہ موجود ہے؟

دین اسلام کی سربلندی کے لیے تحفظ ختم نبوت کی تاریخ میں کئی ایسی بہادر خواتین بھی گزری ہیں جنہوں نے یادگار کارنامے انجام دیئے ہیں۔ 1974ء میں پاکستان کی پارلیمنٹ سے قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے سے پہلے اس جدوجہد نے جن کٹھن مراحل کو طے کیا، ان میں ایک اہم مرحلہ مقدمہ بہاولپور بھی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ فتنہ قادیانیت کو غیر مسلم قرار دیئے جانے میں اس

مقدمہ کو ایک بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس مقدمہ کی مدعیہ مجاہدہ ختم نبوت عفت مآب محترمہ غلام عائشہؒ ہیں جن کا نکاح چھوٹی عمر میں ان کے والد نے اپنے ایک رشتہ دار عبدالرزاق سے کر دیا تھا مگر رخصتی عمل میں نہ آئی۔ عبدالرزاق خفیہ طور پر قادیانی بن چکا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ میرے کفر و ارتداد کا انکشاف ہونے اور قادیانیت قبول کرنے کا پردہ چاک ہونے سے پہلے ہی رخصتی عمل میں آ جائے۔ چنانچہ اس نے رخصتی کا مطالبہ کر دیا۔ اسی دوران اتفاق سے مدعیہ کے والد مولانا الٰہی بخش اور ان کے اہل خانہ کو علم ہو گیا کہ ہمارا ہونے والا داماد قادیانی ہو گیا ہے تو انہوں نے اپنی بیٹی کی رخصتی سے انکار کر دیا کہ شرعی طور پر اس کے ارتداد کی بنا پر نکاح فسخ ہو گیا ہے۔ معاملہ کی قانونی نزاکت کے پیش نظر مسماۃ غلام عائشہؒ کی مدعیت میں بہاولپور کی عدالت میں تنسیخ نکاح کا مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ یہ سلسلہ سماعت 1926ء سے لے کر 1935ء تک جاری رہا۔ فریقین کے وکلا اور علما نے اپنے اپنے دلائل پیش کیے۔ بالآخر جناب محمد اکبر خان ڈسٹرکٹ جج بہاولپور نے مورخہ 7 فروری 1935ء بمطابق 3 ذوالقعدہ 1353ھ کو فیصلہ سنایا: ''مرزائی قادیانی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مرزا قادیانی کاذب مدعی نبوت ہے۔ کسی بھی مسلمان عورت کا نکاح کسی مرزائی سے طے پانے کی کارروائی باطل اور حرام ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ مدعیہ کا نکاح تاریخ ارتداد سے مدعا علیہ سے فسخ ہو چکا ہے۔''

بلاشبہ قرآن و حدیث اور اجماع امت کی روشنی میں عدالت کا یہ فقید المثال فیصلہ مسلمانوں کی بہت بڑی کامیابی تھی جو بعد ازاں پاکستان میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے خشت اوّل ثابت ہوا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ بے حد ضروری ہے کہ اس تاریخی کیس کی پیروی اور کامیابی میں دیگر جید علماء و مشائخ کے علاوہ حضرت علامہ غلام محمد محدث گھوٹویؒ اور حضرت مولانا سیّد انور شاہ کاشمیریؒ کا کلیدی کردار تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ محترمہ غلامہ عائشہؒ قابل صد ستائش اور بے پایاں خراج تحسین کی مستحق ہیں کہ انہوں نے اپنی قوت ایمانی اور غیرت اسلامی کا ثبوت

دیتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں ناقابل فراموش اور قابل تقلید کردار ادا کیا۔

آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

اس فیصلہ کے کچھ عرصہ بعد جج جناب محمد اکبر صاحب کا انتقال ہوگیا۔ ان کے انتقال کے بعد میر عبدالجمیل صاحب سابق سیشن جج جو میر سراج الدین صاحب ریٹائرڈ چیف جسٹس کے صاحبزادے جو بڑے متقی اور پرہیز گار ہیں، آج کل ہجرت فرما کر حضور رسالت مآب ﷺ کے قرب میں باب جبریل کے بالمقابل ایک مدرسہ میں خلوت نشین ہیں۔ انہوں نے جج محمد اکبر صاحب مرحوم کو اپنے ایک خواب میں جنت الفردوس میں دیکھا۔ پہلے ان کو کئی عالی شان محلات دکھائے گئے۔ اس کے بعد ایک نہایت ہی خوبصورت محل میں ایک تخت پر جج محمد اکبر صاحبؒ بیٹھے دکھائے گئے۔ جب میر عبدالجمیل صاحب نے ان سے سوال کیا کہ یہ بلند مقام اور درجات آپ کو کیسے نصیب ہوئے تو جج محمد اکبر صاحبؒ نے جواب دیا کہ یہ خصوصی انعامات مجھے تحفظ ختم نبوت ﷺ کے سلسلہ میں اس خدمت کے عوض ملے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فیصلہ بہاولپور کی صورت میں لی اور یہ جتنے محلات آپ دیکھتے آئے ہیں، اللہ تعالیٰ نے یہ فرما کر مجھے عطا کیے ہیں کہ فی الحال یہ لے لو، تمہارا مکمل انعام روز قیامت ملے گا۔ یہ بیان فرماتے ہوئے میر صاحب کی ریش مبارک شدت گریہ سے تر ہو چکی تھی۔

1929ء میں شاتم رسول راجپال کے خلاف ایک احتجاجی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کہا:

- ”آج آپ لوگ حضور سید المرسلین ﷺ کی عزت و ناموس کو برقرار رکھنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ آج اس جلیل القدر ہستی کی عزت معرض خطر میں ہے جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے۔ آج کوئی روحانیت کی آنکھ سے دیکھنے والا ہو تو دیکھ سکتا ہے کہ اس دروازے پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اور ام المومنین حضرت خدیجہؓ آئیں اور فرمایا کہ ہم تمہاری مائیں ہیں۔ کیا تمھیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں؟“ ارے دیکھو! کہیں ام المومنین حضرت عائشہؓ دروازے پر تو نہیں

کھڑی ہیں؟(یہ سن کر مجمع پلٹا کھا گیا۔ مسلمانوں میں کہرام مچ گیا اور وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے)۔ اے مسلمانو! تمہاری محبت کا تو یہ عالم ہے کہ عام حالتوں میں کٹ مرتے ہو لیکن کیا تمھیں معلوم نہیں کہ آج سبز گنبد میں رسول اللہ ﷺ مضطرب ہیں۔ آج خدیجہؓ اور عائشہؓ پریشان ہیں۔ بتاؤ تمھارے دلوں میں امہات المومنینؓ کی کیا وقعت ہے؟ آج ام المومنین عائشہؓ تم سے اپنے حق کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وہی عائشہؓ جنھیں رسول اللہ ﷺ حمیرا کہہ کر پکارتے تھے۔ جنھوں نے سید عالم ﷺ کے وصال مبارک کے وقت مسواک چبا کر دی تھی۔ اگر تم خدیجہؓ اور عائشہؓ کے ناموس کی خاطر جانیں دے دو تو کچھ کم فخر کی بات نہیں ہے۔ یاد رکھو! جس روز یہ موت آئے گی، پیام حیات لے کر آئے گی۔ اگر کچھ پاس رسالت ﷺ ہے تو ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت کرو"۔ یہ کلمات اہل ایمان بالخصوص غازی علم الدین شہیدؒ کے دل کی دھڑکنوں میں ڈھل گئے۔

محبت رسول ﷺ سے مزین ایک ایمان پرور واقعہ ملاحظہ کیجیے۔ یہ جون 1999ء کا واقعہ ہے۔ برطانیہ کے شہر مانچسٹر میں واقع لڑکیوں کے اہم سکول **Levenshulme High School** کے ہال میں تقریری مقابلہ ہو رہا تھا۔ موضوع تھا **Famous Religious Person** (مشہور مذہبی شخصیت) اس موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے ایک بچی نے حضور نبی کریم ﷺ کی شخصیت کو اپنی تقریر کا موضوع بنایا۔ اپنی تقریر کے دوران میں یہ بچی جب بھی لفظ ''محمد'' ادا کرتی تو غیر ارادی طور پر ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' نہ کہتی۔ کلاس میں بیٹھی صبا حسین چوہدری نامی ایک بچی کو یہ حرکت انتہائی ناگوار گزری، اس غیر ارادی لغزش کو ایک دو دفعہ برداشت کرنے کے بعد اس بچی سے نہ رہا گیا، پھر وہ اچانک اپنی نشست سے اٹھی اور زوردار الفاظ میں بے اختیار پکار اٹھتی ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ہال میں سناٹا چھا گیا۔ سکول کی تاریخ میں پہلی بار کسی نے نظم و ضبط کی خلاف ورزی کی تھی۔ بچی کو فوری طور پر ہال سے باہر نکال دیا گیا۔ یہودی و عیسائی اساتذہ اور ماہرین نفسیات پر مشتمل بورڈ نے بچی سے متعدد سوالات کیے اور اس بے ساختہ حرکت

کے بارے میں پوچھا۔ بچی نے ہچکیوں اور سسکیوں میں ایمان افروز جواب دیا: ”جب کوئی شخص ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا اسم گرامی استعمال کرتا ہے تو اس پر فرض ہے کہ وہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا کرے۔ میں اس پر کوئی Compromise نہیں کر سکتی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کا اسم گرامی سن کر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ کہنا میرا ایمانی و دینی استحقاق اور اوّلین فریضہ ہے۔ اس فریضہ اور استحقاق کی ادائیگی سے مجھے ڈسپلن کے نام پر نہیں روکا جا سکتا“۔ برطانیہ ایسے سیکولر، مادر پدر آزاد اور جنسی بے راہروی کے شکار معاشرے میں ایسی بچیاں اسلام کے روشن اور محفوظ مستقبل کی ضمانت ہیں۔

آیئے! ایک منفرد ایمان پرور واقعہ پڑھیے اور اپنے دلوں کی دھڑکنوں کو محبت رسول ﷺ کے پاکیزہ جذبات سے ہم آہنگ کیجیے۔ تحریک ختم نبوت 1953ء کے دوران میں جب مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ جامع مسجد کچہری بازار فیصل آباد میں شمع رسالت کے پروانوں کے ایک جم غفیر کو قادیانی گروہ اور اس کے کفریہ عقائد و عزائم کے تحفظ اور سرپرستی کے لیے حکومت وقت کی طرف سے کیے گئے قادیانی نواز اقدامات سے آگاہ کر رہے تھے تو مولانا تاج محمودؒ کے دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی سوز و گداز سے بھرپور یہ آواز مسجد کی سیڑھیوں کے نزدیک کھڑی ایک خاتون بھی ہمہ تن گوش ہو کر سن رہی تھی۔ دفعتاً شدت جذبات سے مغلوب ہو کر ساری مسجد میں پھیلے ہوئے مجمع کو چیرتی ہوئی وہ عورت آگے بڑھی اور اپنی گود کے بچہ کو منبر کے نزدیک جا کر (جہاں مولانا کھڑے تقریر کر رہے تھے) مولانا کی طرف اچھال دیا اور کہا: ”مولانا! میرے پاس ایک یہی سرمایہ ہے، اسے سب سے پہلے حضور خاتم النبیین ﷺ کی عزت و ناموس پر قربان کر دو“۔ یہ کہہ کر وہ عورت الٹے پاؤں باہر کی طرف چل پڑی۔ اس ایمان افروز منظر کو دیکھ کر سارا مجمع دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ خود مولانا کی آواز گلوگیر اور رُندھی ہوئی تھی۔ انھوں نے مجمع سے کہا: لوگو! اس بہن کو جانے نہ دینا، اسے بلاؤ۔ چنانچہ اس خاتون کو بلایا گیا تو مولانا نے کہا: میری بہن، سب سے پہلے گولی تاج محمود کے سینے سے گزرے گی، پھر میرے اس بچے (اپنے قدموں میں بیٹھے اپنے چھوٹے سے اکلوتے بیٹے

طارق محمود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) کے سینے سے، پھر اس مجمع کے تمام افراد گولیاں کھائیں گے اور جب یہ سب قربان ہو جائیں تو پھر آخر میں اپنے اس بچے کو لے آنا اور اللہ کے پیارے نبی ﷺ کی عزت پر قربان کر دینا۔ یہ کہا اور وہ بچہ اس عورت کے حوالے کر دیا۔ (اللہ کریم امت مسلمہ کو ایسی عظیم مائیں عطا فرمائے جو تحفظ ختم نبوت کی خاطر اپنے معصوم بچوں کی قربانی سے بھی دریغ نہ کریں)

ایک اور روح پرور واقعہ ملاحظہ کیجئے اور اپنے ایمان کو نئی جلا بخشیے۔تحریک ختم نبوت 1953ء میں ایک عورت اپنے بیٹے کی شادی کی برات لے کر دہلی دروازہ (لاہور) کی جانب آ رہی تھی۔ سامنے سے تڑتڑ کی آوازیں آئیں۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے لوگ سینہ تانے بٹن کھول کر گولیاں کھا رہے ہیں تو اس عورت نے برات کو معذرت کر کے رخصت کر دیا۔ پھر اپنے بیٹے کو بلا کر کہا کہ بیٹا! آج کے دن کے لیے میں نے تمھیں جنا تھا۔ جاؤ اپنے پیارے آقا ﷺ کی عزت پر قربان ہو کر دودھ بخشوا جاؤ، میں تمہاری شادی اس دنیا میں نہیں بلکہ آخرت میں کروں گی اور تمہاری برات میں آقائے نامدار ﷺ کو مدعو کروں گی۔ جاؤ پروانہ وار شہید ہو جاؤ تا کہ میں فخر کر سکوں کہ میں بھی شہید کی ماں ہوں۔ بیٹا ایسا سعادت مند تھا کہ ماں کے حکم پر آقائے نامدار ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے شہید ہو گیا۔ جب لاش لائی گئی تو گولی کا کوئی نشان پشت پر نہ تھا۔اس مجاہد نے سب گولیاں اپنے سینہ پر کھائیں۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا   ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے محاذ پر تاریخی کردار ادا کرنے والی شخصیت ایک نیک بخت خاتون ہے۔ آبروئے اسلامیانِ پاکستان، مجاہدہ تحفظ ناموس رسالت ﷺ، عفت مآب محترمہ آپا نثار فاطمہؒ (ممبر قومی اسمبلی) نے سب سے پہلے پارلیمنٹ میں قانونِ تحفظ ناموس رسالت ﷺ منظور کیے جانے کی قرارداد پیش کی جس کے نتیجہ میں تعزیرات پاکستان میں ایک نئی دفعہ 295-C کا اضافہ کیا گیا۔اس قانون کے مطابق اگر کوئی شخص (مسلم یا غیر مسلم) حضرت محمد ﷺ

کی شان اقدس میں توہین کا مرتکب ہوتا ہے، تو جرم ثابت ہونے پر وہ سزائے موت کا مستوجب ہوگا۔ یادرہے کہ اس سے پہلے تعزیرات پاکستان میں گستاخ رسول کے لیے کسی قسم کی کوئی سزا موجود نہیں تھی۔ مزید براں آپا نثار فاطمہؒ نے اہم اسلامی قوانین کے نفاذ میں مخلصانہ کردار ادا کیا اور اسلام مخالف این جی اوز کے خلاف بھرپور تحریک بھی چلائی۔

ایسی چنگاری بھی یارب، اپنی خاکستر میں تھی۔

کافروں سے بائیکاٹ کے سلسلہ میں سیرت کی کتابوں میں ہمیں کئی ایک واقعات ملتے ہیں لیکن ذیل کے ایک اہم واقعہ سے ہمیں نہ صرف اسلامی غیرت و حمیت کا سبق ملتا ہے بلکہ ان کافروں سے جو ہمارے نہایت قریبی رشتہ دار ہیں، مکمل بائیکاٹ کا طریقہ بھی۔ قرآنِ پاک کی رُو سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ازواجِ مطہراتؓ درجہ میں امت کی جملہ خواتین سے بلند تر ہیں۔ آیۂ تطہیر انہی کی شان میں ہے، اسی نسبت سے انھیں حضور ﷺ کی ازواجِ مطہرات کہا جاتا ہے۔ قرآن پاک ہی کی رُو سے وہ امت کی مائیں ہیں۔ ماؤں کی طرح نہیں فرمایا، بلکہ مائیں فرمایا۔

حضرت سیدہ اُم حبیبہؓ امہات المومنینؓ میں سے تھیں۔ آپ کا نام رملہؓ تھا۔ ابوسفیان کی بیٹی تھیں۔ آپؓ کا پہلا نکاح عبید اللہ بن جحش سے ہوا۔ دونوں نے بعثت کے ابتدائی دور میں اکٹھے اسلام قبول کیا۔ پھر حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ وہاں جا کر خاوند مرتد ہوگیا اور اسی حالت ارتداد میں انتقال کیا۔ حضرت اُم حبیبہؓ نے یہ بیوگی کا زمانہ حبشہ ہی میں گزارا۔ حضور ﷺ نے وہیں نکاح کا پیام بھیجا اور حبشہ کے بادشاہ کی معرفت نکاح ہوا۔ نکاح کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لائیں۔ صلح کے زمانہ میں (قبل از قبول اسلام) ان کے والد ابوسفیان مدینہ طیبہ آئے کہ حضور نبی کریم ﷺ سے صلح کی مضبوطی کے لیے گفتگو کرنا تھی۔ بیٹی سے ملنے گئے، وہاں بستر بچھا ہوا تھا، اس پر بیٹھنے لگے تو حضرت اُمِّ حبیبہؓ نے نہ صرف ناگواری کا اظہار کیا بلکہ وہ بستر الٹ دیا۔ باپ کو تعجب ہوا کہ بجائے بستر بچھانے کے اس بچھے ہوئے کو بھی الٹ دیا۔ پوچھا کہ یہ بستر میرے قابل نہیں تھا، اس لیے لپیٹ دیا یا میں بستر کے قابل نہیں تھا؟ حضرت ام حبیبہؓ نے کسی بھی مصلحت یا رو

رعایت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دوٹوک الفاظ میں جواب دیا کہ ابا جان! یہ اللہ کے پاک اور پیارے رسول ﷺ کا بستر ہے اور آپ بوجہ مشرک ہونے کے ناپاک ہیں۔ میں آپ کو اس پر کیسے بٹھا سکتی ہوں؟ باپ کو اس بات سے بہت رنج ہوا اور کہا کہ تم مجھ سے جدا ہونے کے بعد بری رسموں میں مبتلا ہو گئی ہو۔ مگر حضرت اُمِّ حبیبہؓ کے دل میں حضور ﷺ کی جو عظمت تھی، اس کے لحاظ سے وہ بھلا کب اس بات کو گوارا کرسکتی تھیں کہ کوئی ناپاک مشرک، باپ ہو یا غیر، حضور ﷺ کے بستر مبارک پر بیٹھ سکے۔

ہمیں تنہائی میں بیٹھ کر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے کہ کیا ہم بھی منکرین ختم نبوت قادیانیوں کے ساتھ یہی رویہ اختیار کرتے ہیں یا اس کے برعکس؟ جو لوگ قادیانیوں سے بائیکاٹ کو ظلم کہتے ہیں، ان کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے اور ہمیں رواداری اور برداشت کا درس دیتے ہیں، انہیں سوچنا چاہئے کہ کیا وہ ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ سے زیادہ خوش اخلاق، رحم دل اور اسلام دوست ہیں۔ اگر ہم قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کرتے ہیں تو یہ عین اسلام کے مطابق ہے اور اگر خدانخواستہ ہم قادیانیوں کو اپنے بستروں، صوفوں یا کرسیوں پر بٹھاتے ہیں تو یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ہمارے دل و دماغ اسلامی غیرت وحمیت سے خالی ہو چکے ہیں۔ غور کیجیے کہ کہیں ہمارا شمار ایسے لوگوں میں تو نہیں؟

حضرت ربیع بنتؓ معوذؓ ایک انصاری صحابیہؓ ہیں۔ اکثر لڑائیوں میں حضور اقدس ﷺ کے ساتھ شریک ہوئی ہیں۔ زخمیوں کی تیمارداری فرمایا کرتی تھیں اور مقتولین اور شہدا کی نعشیں اٹھا کر لایا کرتی تھیں۔ حضور ﷺ کی ہجرت سے پہلے مسلمان ہو گئی تھیں۔ ہجرت کے بعد شادی ہوئی۔ حضورِ اکرم ﷺ بھی شادی کے دن ان کے گھر تشریف لے گئے تھے۔ وہاں چند لڑکیاں خوشی میں شعر پڑھ رہی تھیں۔ جن میں انصار کے اسلامی کارنامے اور ان کے بڑوں کا ذکر تھا جو بدر کی لڑائی میں شہید ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے یہ مصرع بھی پڑھا وَفِینَا نَبِیٌّ یَعْلَمُ مَا فِیْ غَدٍ (ہم میں ایسا نبی ﷺ ہے جو آئندہ کی باتوں کو جانتا ہے) حضرت ربیع کے والد حضرت معوذؓ، ابوجہل کے قتل کرنے والوں میں ہیں۔ ایک قریشی عورت جس کا نام اسما بنت مخربہ تھا، عطر بیچا کرتی تھی۔

وہ ایک مرتبہ چند عورتوں کے ساتھ حضرت ربیع کے گھر بھی گئی اور ان سے نام حال خاندان وغیرہ جیسا کہ عورتوں کی عادت ہوتی ہے، دریافت کیا۔ انھوں نے بتا دیا۔ ان کے والد کا نام سن کر وہ کہنے لگی کہ تُو ہمارے سردار کے قاتل کی بیٹی ہے۔ یہ سن کر حضرت ربیع کو غصہ آ گیا۔ کہنے لگیں کہ میں تو غلام کے قاتل کی بیٹی ہوں۔ اسماءؓ کو ابوجہل کے متعلق غلام کا لفظ سن کر غصہ آیا اور کہنے لگی کہ مجھ پر حرام ہے کہ تیرے ہاتھ عطر فروخت کروں۔ حضرت ربیع نے کہا کہ مجھ پر بھی حرام ہے کہ تجھ سے عطر خریدوں۔ میں نے تیرے عطر کے سوا کسی عطر میں گندگی اور بدبو نہیں دیکھی۔ ربیع کہتی ہیں کہ میں نے بدبو کا لفظ اس کو جلانے اور چڑانے کے لیے کہا تھا۔ یہ حمیت اور دینی غیرت تھی کہ دین کے اس سخت دشمن کے متعلق وہ سرداری کا لفظ نہ سن سکیں۔ آج کل دین کے بڑے سے بڑے دشمن کے لیے بھی، اس سے اونچے اونچے القابات بولے جاتے ہیں اور کوئی شخص اگر منع کرے تو اس کو تنگ نظر کہا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشادِ گرامی ہے کہ ''منافق کو سردار مت کہو، اگر وہ تمہارا سردار ہو گیا تو تم نے اپنے رب کو ناراض کیا''۔

ہمارے ایک دوست کہتے ہیں کہ ہماری والدہ نے بچپن میں ہمیں ایک سبق بہت یاد کروایا تھا جو اب بھی ہمیں اچھی طرح یاد ہے۔ ہماری والدہ ہم سب کو روزانہ سو دانوں والی تسبیح پر یہ سبق یاد کرواتی تھیں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں، آخری نبی ہیں، آخری نبی ہیں۔ اب ہماری والدہ انتقال فرما چکی ہیں۔ وفات کے بعد ہم نے کئی مرتبہ اپنی امی کو خواب میں دیکھا کہ وہ جنت الفردوس میں حوروں کے جھرمٹ میں نہایت سفید کپڑے پہنے ہوئے سرسبز، نہایت اعلیٰ اور خوبصورت باغیچے میں بیٹھی قرآن پاک کی تلاوت کر رہی ہیں۔ ہم سوچتے ہیں کہ ہماری اَن پڑھ ماں اپنے پیارے نبی حضور خاتم النبیین ﷺ سے محبت کرنے اور ان کے دشمن مرزائیوں سے نفرت کرنے کی وجہ سے کتنے بلند مرتبے پر پہنچ گئیں۔ سچ کہا اقبالؒ نے......

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں''

اے امی عائشہ صدیقہؓ کی روحانی بیٹیو! کچھ اپنی حالت پر بھی نگاہ ڈالیے۔ کیا آپ کے دل میں اس خوش قسمت عورت کی محبت رسول ﷺ کا دسواں حصہ بھی موجود ہے؟ کیا آپ اپنے آقا ﷺ کے دشمن قادیانیوں سے اس قدر نفرت کرتی ہیں جتنا یہ عورت کرتی تھی؟ سوچیے! آج آپ کی ذرا سی غفلت آپ کو بروز قیامت حضور ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ کھڑا نہ کر دے۔ مرزائی قرآن کو بدل رہے ہیں، آقا ﷺ کی احادیث کو ٹکڑے ٹکڑے کر رہے ہیں اور گستاخانہ عقائد پر مبنی لٹریچر چھاپ کر تقسیم کر رہے ہیں۔ اس لٹریچر میں مرزا قادیانی کو نبی، اس کی بیوی کو ام المومنین، اس کی لڑکی کو سیدۃ النساء، اس کے خاندان کو اہل بیت، اس کے چیلوں کو صحابہ اور اس کی بکواسات کو احادیث لکھا جا رہا ہے (نعوذ باللہ) قادیانی مصنوعات کے ذریعے حاصل ہونے والی رقم سے قادیانی کفریہ لٹریچر شائع کیا جاتا ہے۔ ہر قادیانی اپنی آمدنی کا 30 فیصد حصہ اپنی جماعت کو چندہ دیتا ہے اور اس چندے کو حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے خلاف استعمال کیا جاتا ہے۔ جس سے مسلمانوں کا تعلق حضور خاتم النبیین ﷺ سے توڑ کر مرزا قادیانی ملعون کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ خدارا! ذرا سوچیے! کہیں ہم قادیانی مصنوعات استعمال کر کے یا قادیانیوں سے خرید و فروخت کر کے ان کی اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف، خطرناک سرگرمیوں میں معاون بن کر اپنی آخرت کو برباد تو نہیں کر رہے؟“

کہتے ہیں کہ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو غلام سمجھ کر مصر کے بازار میں فروخت کیا جا رہا تھا تو ان کے خریداروں میں ایسے ایسے امیر و کبیر لوگ بھی شامل تھے جن کے خزانوں کی چابیاں اونٹوں پر لادی ہوئی تھیں۔ ان خریداروں میں ایک کمزور اور غریب بڑھیا بھی شامل تھی جس کے پاس صرف سوت کی ایک معمولی اٹی تھی جس کی قیمت ایک آدھ درہم سے زائد نہ تھی۔ کسی نے بڑھیا سے پوچھا۔ بی بی! تم اس معمولی سی چیز سے حضرت یوسف علیہ السلام کو آخر کیسے خریدو گی؟ غریب بڑھیا نے بڑا ایمان افروز جواب دیا، بیٹا! درست ہے کہ میں بڑے بڑے امیر لوگوں کی موجودگی میں شاید حضرت یوسف علیہ السلام کو نہ خرید سکوں لیکن میں فقط حضرت یوسف کے خریداروں کی فہرست

میں اپنا نام درج کروانے آئی ہوں تا کہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوسکوں۔

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ اور منکرین ختم نبوت کی سرکوبی کے معاملہ میں ہم مجاہد اوّل تحفظِ ختم نبوت سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ، جنگ یمامہ کے شہدا اور غازیوں کی جوتیوں کی خاک کو بھی نہیں پہنچ سکتے، ہم تحریک ختم نبوت 1953ء کے شہدا اور غازیوں کی قربانیوں کے بھی پاسنگ نہیں۔ ہم تو صرف بارگاہِ خداوندی میں (اس بڑھیا کی طرح) تحفظِ ختم نبوت کا کام کرنے والوں کی فہرست میں اپنا نام لکھوانا چاہتے ہیں تا کہ قیامت کے دن منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کرنے والوں میں ہمارا شمار ہو جائے اور ہم شفاعت محمدی ﷺ کے حق دار بن جائیں۔

حضور نبی رحمت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ ساری دنیا کے لوگ اگر مسلمان ہو جائیں تو اس سے اسلام کو اس قدر فائدہ نہیں، جتنا نقصان اس بات سے پہنچتا ہے کہ کوئی (ایک بھی) مسلمان اسلام چھوڑ کر کسی دوسرے مذہب میں چلا جائے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ کوئی ہم سے یہ نہ پوچھے کہ ہم نے کتنے قادیانیوں کو مسلمان کیا، بلکہ یہ پوچھے کہ ہم نے کتنے مسلمانوں کو قادیانی ہونے سے بچایا۔

اے چادر بتولؓ کی حرمت کی وارث میری بہنو! سوچیے! آج کل قادیانی پوری قوت کے ساتھ ختم نبوت پر حملہ آور ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں بے شمار گستاخیوں پر مشتمل لٹریچر باقاعدگی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور پوری آزادی کے ساتھ مسلمانوں میں تقسیم ہو رہا ہے۔ قادیانی اپنی مذموم کارروائیوں کے ساتھ ملت اسلامیہ کو ختم اور شمع اسلام کو بجھانا چاہتے ہیں...... جبکہ ہماری خواتین خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں ...... خواب غفلت کے مزے لوٹ رہی ہیں...... سوچیے! شافع محشر حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے آپ کب بیدار ہوں گی؟ اسلام کی غیرت اور لاج کے لیے کب متحرک ہوں گی؟ عقیدۂ ختم نبوت پر پے در پے حملوں سے بچاؤ کے لیے کب میدان کارزار میں اتریں گی؟ حضور نبی کریم ﷺ، صحابۂ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کی بے حرمتی اور ان کی عزتوں کو پامال کرنے والے بدبختوں کے خلاف کب ایک

آہنی دیوار بن کر کھڑی ہوں گی؟ یاد رکھیے! جس جگہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت پر شب خون مارا جا رہا ہو، وہاں ختم نبوت کی حفاظت کرنا آپ کا فرض عین ہے، اس سے ذرا سا بھی اعراض کرنا خود کو حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت سے محروم کرنے کے مترادف ہے:

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے　　　دہر میں اسم محمد ﷺ سے اُجالا کر دے

اگر آپ عالمہ فاضلہ ہیں تو

آپ تحسین کی مستحق ہیں کہ قرآن و حدیث میں آپ کی قدر و منزلت اور بلند مرتبہ بیان ہوا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت فرما دی ہے کہ عالم اور جاہل کسی صورت برابر نہیں ہو سکتے۔ (الزمر:9) حدیث مبارکہ میں آپ کو انبیاء عظام علیہم السلام کا وارث قرار دیا گیا ہے۔ انبیاء کرام علیہم السلام وراثت میں دولت وغیرہ نہیں چھوڑتے بلکہ علم دین چھوڑتے ہیں جس نے اس ورثہ کو پا لیا، اس نے حظ وافر پا لیا۔ (مسند احمد، ترمذی) آپ کا مقام عابد سے بھی بلند و بالا ہے۔ موجودہ دور میں آپ کی ذمہ داریاں نہایت اہم ہیں۔ یہ فتنوں کا دور ہے۔ سب سے بڑا فتنہ منکرین ختم نبوت قادیانیوں کا ہے۔ آج آپ کے سامنے قادیانی، دین اسلام کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں۔ ان حالات میں آپ کا فرض اولین ہے کہ اپنے علم کو نافع بناتے ہوئے تسلسل کے ساتھ اپنے دروس اور بیانات میں طالبات کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت اور فتنہ قادیانیت کی ریشہ دوانیوں اور شرانگیزیوں کے بارے میں آگاہ کریں۔ انہیں نیا جوش و جذبہ اور ولولۂ تازہ عطا کریں۔ جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کے مضحکہ خیز کردار اور کرتوتوں کے بارے میں بھی بچیوں کو بتائیں تاکہ کسی کی متاع ایمان نہ لٹ سکے۔ اگر کوئی قادیانی عورت یا مرد شعائر اسلامی کی توہین کا مرتکب ہو تو فوری طور پر علماء کرام اور معززین علاقہ کے نوٹس میں لائیں تاکہ وہ ان کے خلاف تھانہ جا کر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298 سی کے تحت مقدمہ درج کروا سکیں۔ اگر حق کی متلاشی کوئی قادیانی خاتون اسلام قبول کرنا چاہتی ہے تو اس سلسلہ میں اس سے رابطہ کریں۔ اس کے سوالوں کا بڑے اخلاق اور تحمل

سے علمی جواب دیں۔ اسے آنجہانی مرزا قادیانی کی متنازعہ کتب سے اصل حوالہ جات دکھائیں۔ یاد رکھیے! آپ کی کوششوں سے اگر ایک بھی قادیانی عورت واپس دین اسلام میں آجاتی ہے تو روزِ محشر آپ کی مغفرت و بخشش کے لیے یہی نیکی کافی ہے۔

اگر آپ کا تعلق سیّد فیملی سے ہے تو

یاد رکھیے! یہ آپ کے نانا جان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کا معاملہ ہے۔ ایک عام مسلمان کی نسبت آپ پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ کا اوّلین فریضہ ہے کہ آپ میدان عمل میں آ کر حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کریں اور اپنے سیّدہ ہونے کا حق ادا کریں۔ آپ کے اس عمل سے جگر گوشہ رسول ﷺ، خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا ؓ بے حد خوش ہوں گی۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا — تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

اگر آپ کسی عدالت میں جج ہیں تو

یاد رکھیے! آپ سب سے پہلے مسلمان اور بعد میں جج ہیں۔ روز قیامت ایک بڑا جج بھی ہے جس کی عدالت میں آپ کو حاضر ہونا ہے۔ اس لیے کوئی دباؤ، سفارش، رشوت، اثر و رسوخ یا دوستی تحفظِ ناموسِ رسالت ﷺ کے مقدمہ میں آڑے نہیں آنی چاہیے۔ یاد رہے کہ قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں میں بہت فرق ہے۔ ان سے متعلقہ اسلامی احکامات دیگر عام کافروں (عیسائی، یہودی، ہندو، سکھ وغیرہ) سے علیحدہ ہیں۔ اس اہم نکتہ کو سامنے رکھتے ہوئے قادیانیوں سے متعلقہ کسی بھی مقدمہ میں آپ عین شریعت اسلامیہ اور تعزیرات پاکستان کے مطابق انصاف پر مبنی فیصلہ صادر فرمائیں۔ قادیانیت کے خلاف پارلیمنٹ، ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ کے تاریخی فیصلوں سے آپ فکری راہنمائی حاصل کر سکتی ہیں۔ (یہ تمام فیصلے اردو ترجمہ کے ساتھ دو جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔)

اگر آپ وکیل ہیں تو

عدالت کے ایوانوں میں اپنی تمام تر صلاحیتیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے وقف کر دیں۔ اس طرح آپ وکیل ختم نبوت کا اعزاز

حاصل کر لیں گی۔ ختم نبوت کے تمام کیسوں کی بغیر کسی فیس کے اپنا کیس سمجھ کر پیروی کریں۔ آپ یوں سمجھیے کہ شفاعت رسول ﷺ خود چل کر آپ کے پاس آ گئی ہے۔ آپ اسے اپنی خوش بختی اور سعادت سمجھیں۔ ایک اور ضروری بات کہ جب کوئی قادیانی فیملی اپنے مذہب کو چھوڑ کر اسلام کی آغوش میں آتی ہے تو قادیانی ان سے بدلہ لینے کی خاطر انہیں ہراساں کرتے ہیں، انہیں دھمکیاں دیتے ہیں اور بالآخر ملی بھگت سے ان پر جھوٹا پرچہ درج کروا دیتے ہیں۔ ایسی نومسلم فیملی کی قانونی معاونت کرنا آپ کا بنیادی فریضہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت میں اس کار خیر کا اجر عظیم عطا فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

اگر آپ ایم این اے یا ایم پی اے یا مقامی سیاست دان ہیں تو

ملک بھر میں قادیانیوں کی خلاف قانون سرگرمیوں، شعائر اسلامی کے استعمال اور اس کی بے حرمتی پر اسمبلی میں ''توجہ دلاؤ نوٹس'' کے ذریعے حکومت کو متنبہ کریں اور متعلقہ علاقہ کی انتظامیہ کو فریق بنائیں کہ انہوں نے قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کو کیوں نہ روکا؟ اس کی مکمل تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے ان سے پوچھیں کہ اگر قادیانیوں کی شرانگیزیوں کی وجہ سے علاقہ میں لا اینڈ آرڈر کی صورتحال پیدا ہو جاتی تو کون ذمہ دار ہوتا؟ اس کے ساتھ ساتھ حکومت کی طرف سے قادیانیوں کے خلاف کی گئی قانون سازی پر مکمل عمل درآمد کے لیے اسمبلی میں بھرپور آواز اٹھائیں۔ مزید برآں اسمبلی میں مرتد کی شرعی سزا کا بل پاس کروائیں تاکہ بھولے بھالے مسلمانوں کی متاع ایمان نہ لُٹ سکے۔ آپ کا یہ کارنامہ سنہری حروف سے لکھا، اور ہمیشہ یاد رکھا جائے گا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ کو روز محشر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت نصیب ہوگی۔

مزید برآں اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ کے علاقہ کے کسی قادیانی (مرد یا عورت) کا نام مسلم ووٹروں کی فہرست میں درج نہیں ہونا چاہیے۔ وہ اس خطرناک ہتھیار اور سازش کے ذریعے لادین اور قادیانی نواز سیاستدانوں سے اپنے ووٹوں کا سودا کر کے ان سے مراعات حاصل کرتے ہیں۔ اپنے علاقہ میں قادیانی خواتین کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں۔

اگر کوئی قادیانی عورت آئین و قانون کی خلاف ورزی کرتی ہوئی شعائرِ اسلامی کا استعمال کرتی ہے یا اپنے مذہب کی تبلیغ کرتی ہے یا خود کو مسلمان ظاہر کرتی ہے تو فوری طور پر اس کا نوٹس لیں اور تمام صورت حال کو انتظامیہ کے نوٹس میں لائیں تاکہ اس کے خلاف تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-C کے تحت قانونی کارروائی ہو سکے۔

اگر آپ ادیبہ یا شاعرہ ہیں تو

علم و ادب کے ذریعے گمراہ اور کج فہم حضرات کی سوچوں کا رخ موڑ سکتی ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مومن اپنی تلوار سے جہاد کرتا ہے اور اپنی زبان سے بھی'' یہ فرما کر آپ ﷺ نے مسلمان شعرا و ادبا پر بہت بڑی ذمہ داری عائد کی ہے۔ آج ہمیں جس فکری اور ثقافتی یلغار کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، اب اگر ہمیں اس کو روکنا ہے اور اپنی تہذیب، اپنے نظریات اور اپنی قدروں کے ساتھ جینا ہے تو اس کے لیے جہاد بالسیف کے ساتھ ساتھ جہاد بالقلم کی بھی ضرورت ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اس فکری اور ثقافتی یلغار کے آگے بند باندھ لیں اور حقِ قلم ادا کریں۔ تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر مختلف اخبارات و رسائل میں مضامین اور نظمیں تحریر کریں۔ قادیانیت کی تردید میں شائع ہونے والے مختلف رسائل کے علاوہ روزنامہ اسلام کے ہفتہ وار میگزین ''خواتین کا اسلام'' میں اپنے رشحات قلم ضرور بھجوائیں۔ اس سے بے شمار خواتین کا ایمان و ایقان مضبوط ہوگا۔

اگر آپ والدہ ہیں تو

اپنے بچوں کو حضور نبی کریم ﷺ کی محبت سکھائیں۔ ان کے سامنے پیارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ (فدا روحی وابی و امی) کی عظمت اور احترام کی باتیں کریں۔ شہیدان ناموس رسالت ﷺ اور تحفظ ختم نبوت کے ایمان پرور واقعات پڑھ کر بچوں کو سنائیے اور پھر بعد میں ان سے اُن کی زبانی سنیے۔ ان کے دلوں کی خالی تختیوں پر محبتِ رسول ﷺ کو نقش کر دیجیے تاکہ مسلمانوں کی نئی نسل میں ناموس رسول ﷺ پر جانیں فدا کرنے کا جذبہ سلامت رہے اور وہ دنیاوی خرافات میں پڑنے کے بجائے اپنی

زندگیوں کو سنت مطہرہ کے نور سے منور کریں۔ آج کفار بالخصوص قادیانی مختلف حیلوں بہانوں سے مسلمان بچوں، بچیوں کو گمراہ کر کے امت مسلمہ میں ایک فکری اور عملی خلاء پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اپنے بچوں کو رسول اللہ ﷺ کا سچا اور وفادار امتی بنا کر ان تمام سازشوں کو ناکام بنادیں۔ انہیں ''تحفظ ختم نبوت کورس'' کروانے کا اہتمام کریں تاکہ زندگی کے کسی بھی مرحلہ میں وہ اپنی متاع ایمان نہ کھو بیٹھیں۔ مزید برآں انہیں تقریباً 250 سے زائد اہم سوالات کے جوابات پر مبنی قیمتی کتابچہ ''معلومات ختم نبوت'' ضرور پڑھنے کے لیے دیں۔ کوشش کریں کہ روزانہ کی بنیاد پر اس کتابچہ میں سے کم از کم دو سوالات کے جوابات اپنے اہل خانہ بالخصوص بچوں سے ضرور پوچھیں۔ غلط جواب پر ان کی اصلاح کریں اور درست جواب پر ان کی حوصلہ افزائی کیجئے۔

اگر آپ خاتون خانہ ہیں تو

یقین مانیے کہ تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں آپ پر مردوں سے زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اس محاذ پر آپ کا کردار بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ قدرت نے آپ کو کئی روپ عطا کیے ہیں۔ آپ ماں ہیں، بہن ہیں، بیوی ہیں، بیٹی ہیں۔ آپ ہر روپ میں ہر لحاظ سے معزز اور محترم ٹھہری ہیں۔ آپ کا فطری تقدس، پاکیزگی اور نسوانی حرمت صرف اور صرف اسلام کی مرہون منت ہے۔ یاد رکھیے! ایک عورت اگر خواندہ ہے تو اس سے ایک خاندان خواندہ ہوتا ہے۔ ایک تعلیم یافتہ ماں ہی اپنے بچوں کو تعلیم سے آراستہ کرتی ہے۔ ماں کی تربیت کا اثر بچوں پر ہمیشہ رہتا ہے۔ آگے چل کر وہ جو کچھ بنتے ہیں، اس میں ماں کی تربیت کا بہت زیادہ دخل ہوتا ہے۔ سب سے پہلے آپ کو چاہیے کہ آپ تحفظ ختم نبوت سے متعلقہ بنیادی لٹریچر ضرور پڑھیں۔ پھر اس سے حاصل ہونے والی معلومات کو اپنے حلقہ اثر میں پھیلائیں۔ اپنے شوہر، بچوں اور بہن بھائیوں کو تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے کی خوب ترغیب دیں۔ انہیں ختم نبوت کانفرنسز، کورسز، سیمینارز، کوئز مقابلوں اور انعام گھر وغیرہ میں شرکت کے لیے آمادہ کریں۔ ہر ماہ گھر کا سامان خریدتے وقت قادیانی مصنوعات بالخصوص شیزان کی تمام مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ

کریں۔آپ جب بھی اپنی کسی بیٹی یا بہن کا رشتہ کہیں طے کریں تو سب سے پہلے اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ (سسرال والے) مسلمان ہیں اوران کا قادیانیوں سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ اگر آپ کے محلّہ میں کوئی قادیانی فیملی ہے تو اُن کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھیں تا کہ ان کی خواتین ہماری مسلمان خواتین کو اپنے باطل مذہب کی تبلیغ نہ کریں۔ قانون کے مطابق کوئی قادیانی مرد یا عورت اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں سکتا۔ اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو اُس پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298-C کے تحت مقدمہ درج ہوگا۔ اگر قادیانی خواتین ایسا کریں تو آپ فوری طور پر دو کام کریں۔ سب سے پہلے آپ اپنی قریبی خواتین کو ساتھ لے کر علاقہ بھر میں گھر گھر جا کر ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی شرانگیزیوں کے بارے میں آگاہ کریں۔ دوسرا یہ کہ ان قادیانی خواتین کی خلاف قانون سرگرمیاں علاقہ کے معززین (دینی و سیاسی شخصیات) کے نوٹس میں لائیں تا کہ اس سلسلہ میں اُن کے خلاف قانونی اقدامات ہوسکیں۔آپ کی ان کاوشوں کے بدلے آپ کو حضور خاتم النبیین ﷺ کی ازواج مطہراتؓ اور بالخصوص آپ ﷺ کی لخت جگر شہزادی کونین سیدۃ النسا حضرت فاطمۃ الزہراؓ کا خصوصی قرب حاصل ہوگا۔اگر یہ عظیم ہستیاں آپ کے کام سے خوش ہوجائیں تو آپ کو اس سے بڑھ کر اور کیا انعام چاہیے؟

اگر آپ کسی سرکاری یا نجی کالج، اکیڈمی یا سکول میں ٹیچر ہیں تو

باقاعدگی سے اپنی شاگردوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کے بارے میں ضرور بتایا کریں اور اس سلسلہ میں اپنے ادارہ میں تقریری و تحریری مقابلہ جات اور انعام گھر کی طرز پر کوئز پروگرام منعقد کروایا کریں تا کہ بچیوں میں اس موضوع کے متعلق معلومات حاصل کرنے کا زیادہ سے زیادہ شوق پیدا ہو۔ جب آپ کا پیریڈ ختم ہو تو آخر میں زوردار آواز میں 'ختم نبوت زندہ باد' کا نعرہ لگوائیں۔

اگر آپ کسی سکول، کالج، اکیڈمی یا دینی مدرسے میں طالبہ ہیں تو

اپنی پڑھائی کے ساتھ ساتھ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت سے متعلقہ رسائل، لٹریچر، کتب وغیرہ کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور اپنی سہیلیوں کو بھی اس کی

ترغیب و دعوت دیں۔آپ کے لیے نہایت ضروری ہے کہ آپ سب سے پہلے ختم نبوت خط و کتابت کورس کریں۔تحفظ ختم نبوت کے مختلف ادارے یہ کورس کرواتے ہیں۔اس سے آپ کو عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت اور فتنہ قادیانیت سے متعلق حیرت انگیز معلومات اور چشم کشا انکشافات سے آگہی ملے گی۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ قانون کے مطابق کوئی قادیانی استاد مسلمان طلبا و طالبات کو اسلامیات کا مضمون نہیں پڑھا سکتا۔ بدقسمتی سے اگر آپ کے ادارہ میں ایسا ہوتو آپ نا صرف اس سے اسلامیات پڑھنے سے انکار کردیں بلکہ اس بات کو ادارہ کے سربراہ کے نوٹس میں بھی لائیں۔ بہت سے قادیانیوں نے مختلف علاقوں میں ''فری ٹیوشن سنٹر'' بنا رکھے ہیں جس کی آڑ میں وہ مسلمان لڑکوں/لڑکیوں کو ملازمت، غیرملکی ویزا، قرض اور رشتہ کا لالچ دے کر انہیں مرتد بنا لیتے ہیں۔قادیانیوں کی ایسی شکارگاہوں پر کڑی نظر رکھنا آپ کا اولین فرض منصبی ہے۔

اگر آپ کمپیوٹر یا انٹرنیٹ جانتی ہیں تو

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے موضوعات پر مختلف علمائے کرام اور دانشوروں کے ایمان افروز بیانات خود بھی سنیں اور اپنی سہیلیوں،عزیز رشتہ داروں، بالخصوص اپنے اہل خانہ کو بھی ضرور سنائیں تاکہ انھیں اس اہم مسئلہ سے آگاہی ہو سکے۔ مزید برآں آپ مندرجہ ذیل ویب سائٹس باقاعدگی سے وزٹ کیا کریں (اپنی سہیلیوں کو بھی اس کی بھرپور دعوت و ترغیب دیں) ۔یہاں آپ کو تحفظ ختم نبوت کے موضوع پر بے شمار اہم کتب، کتابچے اور مضامین پڑھنے کو ملیں گے۔آپ انہیں آن لائن پڑھ سکتی ہیں، ڈاؤن لوڈ کرسکتی ہیں اور ان کا پرنٹ بھی لے سکتی ہیں۔اس کے علاوہ یہاں آپ کو دین اسلام کے خلاف جدید فتنوں کی شرانگیزیوں کے بارے میں بھی معلومات ملیں گی۔

www.endofprophethood.com
www.khatmenubuwwat.org
www.difaekhatmenabowat.com

آپ سے دردمندانہ درخواست ہے کہ اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اِن ویب سائٹس کو مزید معلوماتی، جامع، خوبصورت اور مفید بنانے کے لیے

بھرپور تعاون کریں اور اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں۔جدید ٹیکنالوجی اور اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے ذریعے تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے انجام دے سکتی ہیں۔تحفظ ختم نبوت پر مبنی لٹریچر (کتب، پمفلٹس) کے جاذب نظر ٹائٹل، بہترین خطاطی میں خوبصورت سٹیکرز اور بہترین ڈیزائننگ میں دیدہ زیب سالانہ کیلنڈر تیار کریں۔اس موضوع پر آپ کا بنایا ہوا منفرد ڈیزائین نہ صرف لاکھوں افراد میں شیئر ہوگا بلکہ یہ آپ کے لیے بہترین صدقہ جاریہ کا بھی کام دے گا۔

اگر آپ کے والد صاحب یا بھائی یا شریکِ حیات کسی کاروبار سے وابستہ یا دکاندار ہیں تو

آپ انہیں احساس دلائیں کہ ان کی دینی غیرت وحمیت کا تقاضا ہے کہ وہ ہر قسم کے لین دین اور خرید و فروخت میں قادیانیوں کی تمام تر مصنوعات بالخصوص شیزان وغیرہ کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ شیزان مرزائیوں کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دارالکفر ربوہ جاتا ہے۔مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم 30 فیصد رقم ربوہ فنڈ میں جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا و مولا حضور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کو نقصان پہنچانے کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں۔حالانکہ شیزان کی تمام اشیاء حرام اور لحم الخنزیر کی حیثیت رکھتی ہیں۔معروف سابق قادیانی مرزا محمد حسین نے ہولناک انکشاف کرتے ہوئے کہا تھا کہ شیزان کمپنی کے مالک شاہنواز قادیانی کی خصوصی ہدایت پر اس کی تمام مصنوعات میں ربوہ کے نام نہاد بہشتی مقبرہ کی ناپاک مٹی بطور تبرک استعمال ہوتی ہے۔ لہٰذا شیزان کی تمام تر مصنوعات (بشمول بیکریاں اور ریسٹورنٹس) کا مکمل بائیکاٹ ہر غیور مسلمان عاشق رسول ﷺ کا دینی و ملی فرض ہے۔یادرکھیں! ہر نفع ونقصان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔اگر آپ کی وجہ سے قادیانیوں کو منافع اور فائدہ پہنچ رہا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں میں مالی طور پر بالواسطہ آپ بھی شامل ہو رہے ہیں۔ یہ چیز آپ کی آخرت کو برباد کر دے گی،

لہٰذا اس سے اجتناب کریں۔ 7 ستمبر 1974ء کو ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس تاریخی دن کو یادگار بنانے کے لیے آپ سے درخواست ہے کہ آپ ہر سال 7 ستمبر کو اپنے کاروبار یا دکان کی اشیاء پر خصوصی سیل لگائیں تاکہ اس حوالے سے لوگوں کو آگہی ہو۔ تحفظ ختم نبوت کے لیے آپ کا یہ عمل روز محشر آپ کی بخشش و مغفرت کا ذریعہ بنے گا۔ ان شاء اللہ

اگر آپ صاحب حیثیت اور مخیّر خاتون ہیں تو

یاد رکھیے! عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے خرچ کرنا سب سے بہترین اور بے حد اجر و ثواب کا حامل ہے۔ اس کے بدلے آپ کو اللہ تعالیٰ سات سو گنا زیادہ ثواب سے نوازیں گے۔ چنانچہ تحفظِ ختم نبوت کے موضوع پر ہر سال کیلنڈر اور لٹریچر شائع کروا کر بالخصوص خواتین میں تقسیم کیجیے تاکہ لوگوں کو اس اہم عقیدہ سے متعلق آگاہی ہو اور ان کا ایمان محفوظ رہے۔ یہ صدقہ جاریہ ہے جو ہمیشہ آپ کے کام آئے گا اور بالخصوص آخرت میں آپ کی نجات کا وسیلہ بنے گا۔

اگر آپ سوشل میڈیا ایکٹیوسٹ ہیں تو

اپنی خداداد صلاحیتوں کو تحفظ ختم نبوت کے لیے وقف کر دیں۔ قادیانی سوشل میڈیا پر اپنے روایتی دجل و فریب اور باطل تاویلات کے ذریعے سادہ لوح مسلمانوں بالخصوص خواتین کے دلوں میں شکوک شبہات پیدا کرتے ہیں۔ آپ اس موضوع پر وسیع مطالعہ کے بعد نہایت علمی و تحقیقی انداز میں ان شکوک و شبہات کا مسکت جواب دیں۔ ان کے کفریہ عقائد و عزائم کو بے نقاب کریں۔ جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کے منافقانہ کردار کو عام کریں۔ سوشل میڈیا پر نئے نئے آئیڈیاز کے ذریعے ایسی منفرد پوسٹیں اور آڈیوز بنا کر شیئر کریں کہ جس سے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت ہو اور قادیانی لاجواب ہو کر اپنے مذہب پر تین حرف بھیجنے پر مجبور ہو جائیں۔ آپ کی یہ خدمت قبر و حشر میں چراغ راہ کا کام دے گی۔ ان شاء اللہ

سوچنا چاہیے! کیا ہم اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اپنے آقا و مولا

حضرت محمد مصطفیٰ احمدِ مجتبیٰ ﷺ (فداک روحی ونفسی و ابی وامی) کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے یہ بالکل آسان اور بے ضرر اقدامات بھی نہیں کرسکتے؟ کیا ہمارے مسلمان ہونے کا اتنا تقاضا بھی نہیں کہ تحفظ ختم نبوت کی خاطر کچھ نہ کچھ کر گزریں؟ اس وقت اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم ﷺ کو خوش و مسرور کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے خود بھی کام کرے اور دوسروں کو بھی اس کی تبلیغ کرے کیونکہ تحفظِ ختم نبوت کا کام صحابۂ کرامؓ کا کام ہے۔ امام بیہقیؒ نے ''دلائل النبوۃ'' میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے:

- **انه سیکون فی آخر هذا الامة قوم لهم مثل اجرا ولهم، یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر ویقاتلون اهل الفتن.** (مشکوٰۃ ص584)

ترجمہ: ''اس امت کے آخر میں کچھ لوگ ہوں گے جن کو اجر، امت کے پہلوں کا سا دیا جائے گا۔ یہ لوگ ''معروف'' کا حکم کریں گے، برائیوں سے روکیں گے اور اہلِ فتنہ سے لڑیں گے''۔

یعنی ''المعروف'' کا حکم کرنا، ''المنکر'' سے روکتے رہنا اور فتنہ پردازوں سے برسرِ پیکار رہنا، یہی تین وصف ایسے ہیں جو پچھلوں کو پہلوں سے ملا دیتے ہیں۔ بلاشبہ علم و فضل، طہارت و تقویٰ، زہد و تقدس وغیرہ ایمانی و انسانی اوصاف بھی نہایت گرانقدر ہیں، مگر ان سارے اوصاف سے آدمی مقبولیت عند اللہ میں اپنے ہمعصروں سے آگے نکل سکتا ہے۔ تاہم شمار اس کا اسی زمانے میں ہوگا جس میں وہ پیدا ہوا اور اس کے اجر و ثواب اور درجات کا پیمانہ بھی اسی دَور کے لحاظ سے متعین ہوگا۔ لیکن جو چیز قرونِ متاخرہ کے افراد کو قرونِ اولیٰ کی شخصیت بنا دیتی ہے، وہ صرف امر بالمعروف، نہی عن المنکر اور اہلِ فتن (قادیانیوں) سے مقابلہ ہے۔

یاد رکھیے! اس وقت روئے زمین پر فتنہ قادیانیت سے بڑھ کر اور کوئی برائی نہیں اور اس برائی کو دیکھ کر خاموش تماشائی کا کردار ادا کرنے والے بڑے مجرم ہیں۔ وہ تمام حضرات (مرد و خواتین) بڑے خوش نصیب ہیں جو تحفظِ ختم نبوت کا کام کرتے ہیں،

لوگوں کو اس کی رغبت دلاتے ہیں، عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ قادیانیوں کی ناپاک سازشوں کا سدباب کرنے کے ساتھ ساتھ انھیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں، تحفظِ ختم نبوت پر مبنی لٹریچر تقسیم کرتے ہیں، تقاریر کرتے ہیں یا قادیانیوں سے مناظرہ وغیرہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یقیناً اس کا ثواب بہت زیادہ ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک گھڑی گزارنا، 70 سال کی عبادت سے افضل ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ جو شخص حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا ایک ایک لمحہ ہزار ہا سال کی مقبول عبادت پر بھاری ہے۔ بعض بزرگ فرماتے ہیں کہ ایسے شخص کے جسم پر مکھی کے پَر کے برابر بھی گناہ باقی نہیں رہتا، جو شخص اس کام کے لیے ایک رات جاگتا ہے، اسے ایک ہزار راتوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے کام کرنے والے کو قدم قدم پر اَن گنت ثواب ملتا ہے۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو اللہ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے واسطے 700 گنا زیادہ ثواب اس کے بدلے میں لکھتے ہیں۔ (ترمذی، نسائی) یقیناً جو شخص گستاخان رسول ﷺ اور منکرین ختم نبوت کے خلاف کام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے راستے میں جتنا خرچ کرتا ہے، اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ اسے سات سو گنا زیادہ ثواب عطا فرماتے ہیں۔

تحفظ ختم نبوت کا کام کرنے کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے کہ آپ کا دامن ہر قسم کی فرقہ واریت کی آلودگیوں سے پاک ہو۔ یاد رکھیے! دین اسلام ہمارے اتحاد کی اصل بنیاد ہے۔ یہ مسلمانوں کی وحدت ملی اور فکر و عمل کا نام ہے۔۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ان میں کسی قسم کی تفرقہ بازی جائز نہیں۔ اس لیے ہر قسم کے انتشار و افتراق اور فرقہ بندی کے سدِ باب کے لیے قرآن مجید میں بار بار مسلمانوں کو متحد رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے: **واعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا ولا تفرقوا** (آل عمران: 103) ترجمہ: ''اور مضبوطی سے پکڑ لو اللہ کی رسی سب مل

کر اور جُدا جُدا نہ ہونا‘‘۔ حضور نبی رحمت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ ’’ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے اس مکان کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط رکھتا ہے۔‘‘ یہ فرما کر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ایک دستِ مبارک کی انگلیاں دوسرے ہاتھ میں پیوست کر کے فرمایا کہ ’’سارے مسلمان اس طرح باہم مربوط ہیں۔‘‘

ہمارے زوال کا اصل سبب آپس میں تفرقہ بازی اور گروہ بندی ہے۔ اسلام دشمن طاقتوں کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کے مختلف مسالک کے علمائے کرام کو آپس میں لڑوایا جائے تاکہ اِن کی قوت مضبوط نہ ہو سکے۔ اس سلسلہ میں اسلام دشمن طاقتیں غیر مرئی طریقے سے ہر قسم کے وسائل بروئے کار لاتی ہیں۔ جس ملک میں قادیانی اپنی پوری قوت اور وسائل کے ساتھ اس پر حکمرانی کے خواب دیکھتے ہوں، کھلے بندوں حضور نبی کریم ﷺ کی توہین ہو رہی ہو، اسلام اور قرآن کی تعلیمات کا مذاق اڑایا جا رہا ہو، وہاں فروعی اختلافات میں اُلجھ کر رہ جانا بدقسمتی نہیں تو اور کیا ہے؟ مجھے یقین ہے کہ جب ہم ان معمولی اختلافات سے بالاتر ہو کر سوچیں گے تو ہمیں سخت ندامت ہوگی۔

پیاری بہنو! حضور نبی کریم ﷺ کے ایک ارشاد پاک کا مفہوم ہے ’’اگر کسی نے ہم پر کوئی احسان کیا ہے تو ہم نے اس کا بدلہ دے دیا ہے سوائے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے کہ ان کے احسانات کا بدلہ قیامت کے دن اسے اللہ تعالیٰ دے گا‘‘۔ یہ قاعدہ و قانون اب بھی موجود ہے۔ آج بھی اگر کوئی شخص حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت اور عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے کام کرتا ہے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے اس فعل سے نہ صرف بے حد خوش ہوتے ہیں بلکہ آپ ﷺ، اس شخص کے اس احسان کا بدلہ قیامت کے دن اپنی شفاعت کے ذریعے ادا فرمائیں گے...... ایک گنہگار امتی کو اس سے بڑھ کر اور کیا انعام چاہیے! تاجدار ختم نبوت...... زندہ باد...... زندہ باد

اس کتابچے کی اشاعت کے سلسلہ میں جناب طاہر مصطفیٰ فیصل زبیری صاحب نے مالی تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا و آخرت میں بے شمار کامیابیاں عطا فرمائے۔ (آمین)

تحفظِ ختم نبوت کورس

(خط و کتابت)

حضور اقدس ﷺ کی محبت متاع دنیا و آخرت ہے۔ اُن کی عزت و ناموس کا تحفظ ہر مسلمان کا فرض اولیں ہے۔ آپ ﷺ ختم نبوت کی حفاظت ہمیں دنیا کی ہر چیز سے عزیز تر ہونی چاہئے۔ لیکن قادیانیوں نے آپ ﷺ کی ختم نبوت پر یلغار کر رکھی ہے وہ آپ ﷺ کی سچی نبوت کو مٹا کر اپنی جھوٹی نبوت کو دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اپنے اس غلیظ مشن کیلئے اُن کے شیطانی تربیت یافتہ دجالی مبلغ، اُن کے ادارے، اُن کے اخبار و رسائل، اُن کے سکول و کالج، حکومتی اداروں میں کلیدی عہدوں پر بیٹھے اُن کے خطرناک افسران اور بیرونی دنیا میں عالمی کفر (نصاری، یہود، ہنود) اُن کی بھرپور سرپرستی کر رہے ہیں۔ لیکن مسلمانو! امت مسلمہ ناموس رسالت ﷺ اور تحفظِ ختم نبوت کے مسئلہ پر سنگین غفلت کا مظاہرہ کر رہی ہے۔ وہ نہیں جانتی کہ آقائے دو جہاں ﷺ کی ختم نبوت کا تحفظ کتنی اہمیت کا حامل ہے؟ قادیانیت کس زہر کا نام ہے؟ قادیانیوں کے ارتدادی عقائد کیا ہیں؟ قادیانی چوہے، شجر اسلام کی جڑوں کو کس طرح کاٹ رہے ہیں؟ قادیانی کس طرح پوری دنیا میں توہین رسالت ﷺ کا جال پھیلائے ہوئے ہیں؟ اس خطرناک صورت حال کو دیکھتے ہوئے ہم نے افراد ملت اسلامیہ کی آگہی اور بیداری شعور کیلئے۔ خط و کتابت **تحفظِ ختم نبوت کورس** کا اہتمام کیا ہے۔

تمام عاشقانِ رسول ﷺ سے اپیل ہے، کہ وہ خود، اپنے اہل و عیال، عزیز و اقارب اور دوست احباب کو اس کورس میں داخلہ کی بھرپور کوشش کریں۔ تاکہ ہم بھی سرورِ کائنات خاتم النبیین ﷺ کی ذاتی خدمت کر سکیں اور حشر کے روز اُن کی شفاعت کے مستحق سکیں۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو (آمین)

نوٹ: کورس میں شمولیت کرنے والے تمام افراد کو ایک خوب صورت سند دی جائے گی۔

جو بہن اور بھائی ختم نبوت خط و کتابت کورس کرنا چاہتے ہیں وہ اپنا نام ولدیت اور مکمل پتہ اس نمبر پر بھیج دیں۔ جزاک اللہ

http://www.difaekhatmenabowat.com

دفاعِ ختم نبوت

رابطہ نمبر 0333-4432090

دفاع ختم نبوت کے زیرِ اہتمام

ختم نبوت خط و کتابت کورس

خوشخبری

سکول و کالج اور مدارس کے طلباء و طالبات اور عوام الناس کے لیے

سنہری موقع

داخلہ کے خواہش مند حضرات اپنا نام اور مکمل پتہ اس نمبر پر بھیج دیں

0333-4432090

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روزِ محشر عذر ہائے من پذیر
ور حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہِ مصطفٰے ﷺ پنہاں بگیر